کتاب ملنے کا پتہ :- لالہ پیارے لال اینڈ سنز بکسیلر بدایون

اصل سوانگ

بنو باس لیلا

رامائن کا پہلا حصہ

من تصنیف

سحر زبان عالی مناقب جناب منشی نرائن داس صاحب پارسری مرحوم

متخلص بہ شعلہ رئیس بدایوں

حسب الارشاد پنڈت شمبھو دیال صاحب پارسری بدایونی نبیرہ زادہ

مصنف ہذا و برادرزادہ پنڈت بشیشر دیال صاحب پارسری

بہ اہتمام رام سرن لعل رستوگی منیجر

شانتی پریس بدایون میں چھپا

۱۹۳۲ء

بار پنجم ...۵۰۰ جلد

قیمت فی جلد ......

اشتہار

منشی نرائن داس صاحب پاراسری شعلہ ورئیس بدایوں کی تصنیف کردہ حسب ذیل کتب چھپکر تیار ہیں۔ شائقین سے التماس ہے کہ جلد خرید فرماویں۔ ورنہ دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا۔

۱۔ بنوباس لیلا — اردو (راماین کا پہلا حصہ) — ۳/
۲۔ شکتی لیلا — اردو (راماین کا دوسرا حصہ) — ۳/
۳۔ ستی لیلا — اردو (راماین کا تیسرا حصہ) — ۳/
۴۔ فسانۂ عجائب — اردو — ۳/
۵۔ اندل ہرن — اردو — ۳/
۶۔ سوانگ راستہ گیان مارگ — ۳/
۷۔ اصل سوانگ راجہ بھرتری — ۴/

ملنے کا پتہ

۱۔ مینیجر شانتی پریس بدایوں

۲۔ لالہ پیارے لال اینڈ سنز بک سیلر بدایوں



پنڈت شمبھو دیال پاراسری نبیرہ زادہ
عالیجناب منشی نراین داس صاحب پاراسری
متخلص شعلہ رئیس بدایون

اوم

تت ست

سدھ سری گنیش آیمہ

استت سری دورگا جی

میں تیری استت کروں ہاتھ جوڑ سر نائے
سوانگ بنایا ہی نیا کیجو سدا سہائے

جے جے جگدمبنی جگت جننی جے کالی کھپڑ والی کی
جے جے دُرگا جگت رانی کی جے جوالا جگت متوالی کی

جن شمبھ نشمبھ کو ناس کیا اور رکت بیج کو مارا ہی
جن چنڈ منڈ کی کھنڈ کھنڈ کر سنتوں کو نستارا ہی

ای دکھ بناسن بپت بدارن سدا سکھ کی داتا ہو
ان داس نرائن پر کرپا کر جگت جننی جے ماتا ہو

راجہ دسرتھ از گرو بشسٹ

ای گرو تم پرشاد سے ہیں بیٹے میرے چار
اُن میں سے سری رامجی لائق اور ہُشیار

ہیں بڑا وہ جوان ہوا اب راج اُسے دلوادیجے
کوئی دیکھ مہورت اچھی سی گدی پہ اُسے بٹھلادیجے

جسدن ہووے ساعت اچھی وہ دن مجھ کو فرما دیجے
بھگوان بھجن میں کیا کروں اب یہ مجھکو اگیا دیجے

بشسٹ از راجہ دسرتھ

اے راجہ تو دھن ہے دھن تیرا اوتار	دھن ہی تیری بدہ کوست تیری گفتار
ہے تم سے زیادہ ہمکو خوشی کل کرنا ہو سو آج کریں	شب شنکرتم پر دیا کریں بھگوان سپھل یہ کاج کریں
ہے وہی مہورت نیک لگن جب رام او ڈ کا راج کریں	اب آگے وہ کچھ ہوویگا جو کچھ اچھا مہاراج کریں

راجہ دسرتھ از سومنت

اے سومنت جلدی اٹھو جا سارا راج سماج	کل کے دن سری رام کو جو دینا ہے راج
ایسی رچنا رچدی کوئی جاند رو دیکھ شرما جاوے	اور کاریگری اپنی ساری سب بھول بسو کرما جاوے
کیلاش پوری بیکنٹھ دہام دیکھ شب او سے لجیا کھاوے	ہو رشک ارم ہر کوچہ گلی وہ کاریگری تم دکھلاوے
گلزار جنان بستان جہاں حیرت سے اپنی ہاتھ ملیں	رضوان و حور کریں تحسین او روہ واہ ثنا کریں
دو کہوکہ میرے خزانہ کا کوئی نہ کہیں محتاج رہے	جو ایک کا طالب ہو جھسے تو ایک کے اسکو ننلو سو دے
سب میری برابر ہو جائیں آنند کریں او دان کریں	جو میری گھر میں ہے سامان وہ اپنے گھر سامان کریں

سومنت از رعایا

رام چندر کا تلک ہے سنیو کان لگائے	یہہ راجا کا حکم ہے کہتا ہوں سمجھائے
لعل جڑت بندن واری دروازہ پر لگواؤ تم	گج موتیوں اور جواہر کا اب گھر گھر چوک پُرواؤ تم
سونے چاندی کے کلسو میں ہر گنگا جل بھرواؤ تم	مخمل دیبا اور اطلس کے گلیوں میں فرش بچھاؤ تم
جس چیز کی تم کو خواہش ہو میرے گھر سے لیجاؤ تم	بیکنٹھ سے بڑھکر ہو جاوے اب ایسا نگر سجاؤ تم

سرستی

چلی سرستی سرگ کو کیسری ہوئی دوچار	بدہ کو او سکے ہر لیا ہوئی نپٹ بیزار
منہہ نوچتی تھی اور روتی تھی اور سر کے بال کھسوٹتی تھی	چلاتی تھی گھبراتی تھی اور پڑی زمین پہ لوٹتی تھی
بے چین بکل بیاکل بیکل بیتاب نپٹ گھبراتی تھی	کبھی سر کو اپنے پیٹتی تھی کبھی کوٹتی اپنی چھاتی تھی

رانی کیکئی از کبری

اے دیا یہ کیا ہوا باندی تیرا حال — رنگ زرد منہ فق ہے آنکھیں ہو گئیں لال
کیا بھوت نے تجھکو پکڑا ہے یا دیو پری کا سایہ ہے — یا گھر سے تیری کوئی خبر مرجانیکی لے آیا ہے
دیوانی ہوئی یا نشہ پیا یا دکھ کسی سے پایا ہے — وہ دن اس کو سزا اور دلواؤں کہو کس نے تجھے ستایا ہے
کیوں تی روتی ہے کیا دکھ ہوا کیوں تو نے سوگ اُٹھایا ہے — یہ حال تو کہہ مجھسے باندی دل غم سے میرا گھبرایا ہے

باندی از رانی کیکئی

مکرو دغا اس دہر کا ہے سارا مشہور — جانے کیا بھگوان کو آگے ہے منظور
وہ راجہ صاحب رانی جی کے عاشق زار کہاتے تھے — ہر وقت تمہاری صورت پر وہ صدقے ہو ہو جاتے تھے
ہر وقت زبان پر نام ترا جو بات بات میں لاتے تھے — تم ذرا خفا ہو جاتی تھیں تو سو سو بار مناتے تھے
اور دیکھ ترا گل سا چہرہ وہ پھولے نہیں سماتے تھے — بن دیکھے تمہاری صورت کے وہ ان پان نہیں کھاتے تھے
دل جان و جگر سے زیادہ تم کو پیارا انہیں بتاتے تھے — اور بھرت کو اپنا لخت جگر اور نور نظر فرماتے تھے
تم گئی ست بادی بچی اور دھرم ڈھجا کہلاتی ہیں — سو کوشلا سُت رام چندر کو راج تلک دلواتے ہیں

ایضاً

ہوش ہیں میرے باختہ دیکھ جہان کا طور — ظاہر ہیں کچھ اور ہے باطن میں کچھ اور
وہ مہر و محبت کدھر گئی وہ کدھر گئی الفت پیاری — دیا رام چندر کو راج تلک یہ دیکھو رسم وفاداری
گر سچ پوچھتی ہو رانی ہے اسی سبب گریہ زاری — اس مہر و محبت کے صدقے اس الفت کے میں بلہاری
جب رام کو راج تلک ہوگا تب بھرت کریں خدمتگاری — اور تمکو داسی کرمانے سری رام چندر کی مہتاری

رانی کیکئی از باندی

ہٹ جا آگے سے میرے کیوں آیا ہے کال — گر بولی ایسا بچن تو لونگی زبان نکال

لوں کھینچ زبان منہ سے باہر گر تو نے ایسا کلام کیا — میرے رام کو دوش لگاتی ہے اور راجہ کو بدنام کیا
قربان میں اپنے بالم کے من چینا میرے کام کیا — ہے سارے جہاں میں عیش و خوشی کیوں تو نے رنج و آلام کیا

کڑہ

یہ تو نے کیا کہا نکل تو گھر سے میرے — کاٹوں تیری زبان انت میں توڑوں تیرے
کالا منہ کروائے تجھے میں گھر سے نکالوں — دو اونچلی بھر خاک تیرے سر میں ڈالوں

باندی از کیکئی

ہوتی ہو کس واسطے تم رانی دلگیر — نیکی کرتے ہو بدی یہ میری تقدیر
تم میرا قصور معاف کرو مجھے ان باتوں سے مطلب کیا — میں باندی ہی کہلاؤنگی اب کوئی اودہ کا ہو راجا
ایک مدت میں نے کھایا نمک کرنی ہوں کی شرط ادا — میں ایسی سمجھ کے بلہاری نیکی کا بدی بدلا پایا
ہوا مایا موہ مجھے اس سے میں نے بھرت کو گود کھلایا تھا — اب سوچ تو تو دل میں رانی اس کام کا ہے انجام بُرا

رانی از باندی

بیٹھی ہنستی جب پہ جب رانی کی جائے — آگ بگولا ہو گئی بولی یوں گھبرائے
تو خیر خواہ ہے اے باندی میں نے تجھکو اب پہچانا ہے — جو اپنا ہے سو اپنا ہے بیگانہ سو بیگانہ ہے
دنیا میں کوئی کسی کا نہیں مطلب کا سارا زمانہ ہے — جو کوئی بھروسا کسیکا کرے وہ بیوقوف دیوانہ ہے
ہے دغاباز راجہ دسرتھ اب بیٹا اوسکو جانا ہے — تدبیر بتا مجکو کوئی تو خردمند اور دانا ہے

باندی از کیکئی

در دانگوٹھے میں ہے اجب رانی انجان — راجہ نے دینے کئے دو بچن کو بردان
ہے قرض تمہارا راجہ پر اُس قرض کو اپنی طلب کرو — لو بھرت کو راج اجودھیا کا اور چودہ برس بن رام کو دو
پہلے تو قول و قرار کرو پھر پیچھے اپنا لہنا لو — اب آگے وہ کچھ ہوویگا جو کچھ کہ تیری تقدیر میں ہے

رانی کیکئی

آگ بدن میں لگ گئی سنتے ہی بکبات
وہیں زمین پر گر پڑی زیور دہر اُتار

باموئے پریشاں دیدۂ گریاں سینہ سوزاں درد بدل
مضطر نالاں باشور فغاں و بیتابی دلسے تھی بسمل

بیکلی سی تھی از بس بیکل تھا تیغ ستم سے دل گھائل
تھی شکل ڈرونی ہوّا سی ہو دیکھ جسے آسیب خجل

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

راجہ آیا محل میں جسم گیا تھرّائے
سر سے لے پاؤں تلک گیا پسینہ آئے

ای جان جہاں کہو خبر تو ہی کیا صورت آج تمہاری ہے
ہی رام چندر کا راج تلک جنکی تو پران پیاری ہے

چل راج بھون میں دیکھ تو لے کیسی کیسی تیاری ہے
ہی دھوم دھام گھر گھر پور میں آنند ہر اک نر ناری ہے

رانی کیکئی از راجہ دسرتھ

تو راجہ رگھو کل تلک ہرم تیرا اوتار
سپنی تنگ ہوتی نہیں جھنٹ تری گفتار

دو دینے کئے بردان مجھے وہ راجا جی دلواؤ مجھی
دوگے کہ نہیں منہ سے کہدو سچی سچی بتلاؤ مجھے

گر دینے میں انکار ہو کچھ اس وقت ابھی فرماؤ مجھے
پہلے دیدو لینا میرا جی چاہی جہاں لیجاؤ مجھے

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

ای رانی کیا چیز ہیں دو دینا بردان
دو کے بدلے چار لو حاضر ہیں تن من

گڑہ

بر تو ہیں کیا چیز پران مانگو تو دیدوں
جس کو تم کہدو جان تن من دھن بخشوں

ہاں دینے ہیں کئے جو نٹ کاہی کو بولوں
سچوں کی کہیں بات بھلا ہوتی ہی دگرگوں

جی چاہے سو لیو مجھے انکار نہیں ہی
منہ مانگے لے لیو مجھے تکرار نہیں ہی

ذرا نہیں انکار بلکہ اقرار مجھے ہے
تم سے میری جان ہمیشہ پیار مجھے ہی

رانی کیکئی از راجہ دسرتھ

پہلے بھی دینے کئے پھر بھی ہے اقرار
اے راجہ تم کر چکے ترباچا دوبار

بردان میں تسی مانگتی ہوں گر لینا میرا دیتے ہو
دو بھرت کو راج اجودھیا کا اور چودہ برس بن رام کو دو

کیوں سنتی ہی رخ زرد ہوا غش آنے لگا کچھ تو بولو
تم کسکی زباں سے کہتے تھے رانی جی چاہی سو لیلو

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

غفلت سے بیدار ہو کیا گریباں چاک
بیقرار بیتاب ہو بولا وہ غمناک

دیوانی ہو یا متوالی تیری السبتر نے ہی مت ماری
کس واسطے مجھپر کرتی ہو یہ جور و جفا و ستمگاری

سری رام چند کو ہی ہر دم تو کوسلا جی سی پیاری
قربان رام پر تو رانی اور رام سدا تجھپر واری

گڑہ

رام تمہاری پوت رام کی تم مہتاری
رام تمہارے پران رام کی تم ہو پیاری

کیا تجھکو ہو گیا بدھ ہی کس نے ماری
ایسا بجر کٹھور بچن مت بولو ناری

لاونی گوہر

رانی ایسی نہ منہ سے نکالو

رام چند کو بنواس ہو۔ جیب کو اپنے سنبھالو
بہرت کو دیدو راج اودھ کا۔ رام کو بھی مت ٹالو

ایک بچن کو میں نے پالا۔ ایک بچن تم پالو
راجہ دسرتھ پران تجت ہے۔ دیکھو دیکھنے والو

رانی کیکئی از راجہ دسرتھ

اے راجہ دھرما تما دھرم دہجا مہاراج
کھوتے ہو کیوں دھرم کو وودن کا ہی راج

پہلے تو مجکو دیئے اب پیچھے سے کیوں روتے ہو
کیوں اپنے دھرم کو کھوتے ہو مہاراج ادھرمی ہوتے ہو

کیوں جگ میں ہنسی کراتے ہو کیوں کل کا نام ڈبوتے ہو
تھوڑی سی زندگی باقی ہی کیوں اسکو منہیا کھوتے ہو

بل نے رکھا دھرم جگت میں کیرت پائی	دھرم پہ تھا ہر چند دیس میں ملی بھلائی
تم بھی رکھو دھرم کہوں تمسی سمجھائی	منہ سے جو کہدیا کرو مت لیو برائی

راجہ دسرتھ از رانی کیکئی

ای ہو رانی کیکئی میں تیری قربان	ہا ہا کھاؤں پیّاں پڑوں کہنا میرا مان
لے راج پاٹ اور دھن دولت مال وجواہر زیور سب	مجھے جان تلک انکار نہیں درکار ہو شوق سے کاٹ لے سر
لے بھرت کو راج اجودھیا کا پر رام پہ اتنا ظلم نکر	کریں بھرت جی راج اجودھیا کا وہ بیٹھا رہیگا اپنے گھر

گرہ

جوڑوں دونوں ہاتھ پڑوں میں تیرے پیّاں	مت کاٹے وہ پیڑ تو بیٹھی جس کی چھیّاں
ڈوبت ہوں مجھدھار پکڑ لے میری بہیاں	رکھ لے میری لاج تری بت آگی گسیاں

لاونی گوہر

رانی اسے بن کو نہ بھیجو اکیلا

رام چندر کی بال دشا ہا	بالک ہی البیلا	راج نہ دو اسے گھر ہی رہن دو	کھایا نہ کچھ بہہ کھیلا
سگے پتر ہیں میری چارو	کوئی نہیں سوتیلا	بھرت کو دیدو راج اودھ کا	چھوڑو بن کا جھمیلا
راجہ دسرتھ ست کہت ہے		دنیا درشن میلا	

سومنت از رانی کیکئی

چار گھڑی دن چڑھ گیا نہیں آئے مہاراج	تب سومنت محلوں گیا چھوڑ کے راج سماج
بیہوش خموش طپاں لرزاں تڑپے تھا پڑا وہ جہاں شاہ	پیر ہیچ کہیں او رمکٹ کہیں ٹکڑے ٹکڑے جیب و داماں
سر اپنا زمیں پر پٹکے تھا بیتابی دل سے تھا نالاں	یہ حال زار جسد دم دیکھا تو دلمیں سومنت ہوا حیراں

کیکئی سے پوچھا مہارانی یہ حال تو کر کچھ مجھ سے بیان — آج اوری کچھ دکھلانا ہے کل راج تلک کا تھا سامان

رانی کیکئی از سومنت

اے سومنت تو رام کو جلدی لاؤ بولائی — جب وہ آئینگے یہاں سب ظاہر ہوجائی

جس وقت سومنت گھر سے نکلا تو آنکھ سے نیر بہوجاری — یہ حال زار جب دم دیکھا حیران ہوئی پرجا ساری

فرماؤ سومنت جی خیر تو ہے یہ پوچھیں نگر کی نرناری — گھبراؤ نہ کوئی صبر کرو بھگوان ہیں سب کے رکھواری

سومنت از رامچندر جی

الکھ نرنجن الکھ گن مایا پرم پار — اسر بڑا رن کے لیے لیا منج اوتار

اے نٹ ناگر اے لیلا دھر یہ نیا سوانگ دکھلایا ہے — بید سیس اور سارد نے کبھی انت نہ تیرا پایا ہے

تم چین ہیں جو چاہو سو کرو دین دہن تمہاری مایا ہے — اے رام ہمارے ساتھ چلو رانی نے تمہیں بلایا ہے

رام چندر

رام چندر جی چلدئے مند مند مسکائے — دیکھ پتا کے حال کو نپٹ گئے گھبرائے

منھ صاف کیا آنسو پونچھے پانوں کے تلوے سہلائے — پھر عطر کیوڑہ مٹی کے ہر قسم کے منگوائے

خود جان بوجھ انجان بنے بے چین ہوئے اور گھبرائے — پھر فرمایا کیا حال ہوا آنکھوں میں آنسو بھر لائے

راجہ دسرتھ

رامچندر کی جب سنی راجا نے گفتار — اوٹھکے گود میں لیلیا کیا نہایت پیار

پیشانی چومی بوسے لئے پھر گود میں اپنی بٹھلائے — ٹکٹکی باندھی چہرہ پر اور آنکھ میں آنسو بھر لائے

اک آہ سرد دل سے کھینچی بیہوش ہوئے اور گھبرائے — جب آنکھ کھلی اس غفلت سے تب دل بچن یہ فرمائے

راجہ دسرتھ

دھرگ ہی میری زندگی دھرگ ہی بھوگ بلاس — رامچندر سے پتر کو دیتا ہوں بنوباس

آکاش ٹوٹ پڑے دھرن پھٹ جاوے دھرن میں سما جاؤں	میں پاپی پاپ کی ہتیارا منہ کیسے سب کو دکھلاؤں
میں رامچندر سے پیارے کو کس طرح سے دیس نکالا دوں	یہ کہتے کہتے غش آیا گر پڑے تھا پڑا وہ زار زبوں
آخر کو غش سے ہوش ہوا تب بولے زباں لا اب کیسی کروں	دنیا رکھوں یا دین رکھوں ایمان رکھوں یا جان رکھوں
نہیں تاب فراق بسیر ہرگز اور جھوٹ بھلا کیسے بولوں	اب یہی مناسب ہے مجھ کو بردان بھی دوں اور پران بھی دوں

رام چندر از راجہ

پتا سچ مجھ سے کہو یہ ہے کیا احوال	کیوں ہیں یہ بے تابیاں کیوں ہے رنج و ملال
کیوں غش پہ غش چلے آتے ہیں کیا کچھ تم کو بیماری ہے	دیکھے سے رقت آتی ہے یہ حالت زار تمہاری ہے
کچھ تم سے کسی نے سخت کہا یا کچھ تقصیر ہماری ہے	فرمائیے مجھ سے اے راجہ کیا دکھ آپ پہ بھاری ہے

راجہ از رام چندر

سنتے ہی اس بات کے لینا کنٹھ لگائے	جو کچھ میرا حال ہے تجھ سے کہا نہ جائے
کیا تم سے کہوں اے لخت جگر جو کچھ مجھ کو بیماری ہے	میں نے اپنے ہاتھ سے پاؤں میں اپنے آپ کلہاڑی ماری ہے
میری پیٹھ میں مکر زہر بجھی ظالم نے لگائی کٹاری ہے	یہ دشمن پورب جنم کی تھی کیکئی جو میری ناری ہے
مجھے دھوکا دے کر بر مانگا تقدیر بگڑ گئی ساری ہے	تم چودہ برس بن رام کو دو اب یہ ہی خوشی ہماری ہے

رام چندر از راجہ

پہلے تو ماں کی رضا پھر آپ کا قول قرار	لاؤں گا دل سے بجا میں ہوں تابعدار
یہ چودہ برس بن کا رہنا ہے چودہ پل سے کم مجھ کو	نہیں راج پاٹ کا رنج مجھے نہیں ذرہ کا غم مجھ کو
میں راضی اور خوشنود ہوا ہے مات پتا کی قسم مجھ کو	کر دیجے رخصت مہاراجہ یاں بھاری ہے یکدم مجھ کو

گڑہ

مات پتا کا حکم تیر کو ہے سکھ دائی	سر آنکھوں سے بجا میں اسکو لاؤں مائی

ہوا بڑا آنند مجھے ایشر کی دوہائی
کرے اودھ کا راج بھرت بیٹا چھوٹا بھائی

رانی کیکئی از رامچندر

رام تمہیں بنو باس ہے من میں لیو بچار
تم بن کو چلے میں پنچ پوت کو راج تلک دلواؤنگی
تدبیر چلے میرے آگے کوئی نہ تمہاری ماتا کی

بھوشن بستر انگ سے مجکو دیو اوتار
یہ زیور کپڑا بھرت راج کو سبھا عنایت سا پہنا دُوں گی
تم بن کو چلے اور راج ملا ہیں جاگ گئی قسمت میری

رام چندر از رانی کیکئی

رانی تیرے حکم سے نہیں مجھے انکار
راجا دلیپ نے بھاگیرتھ کو مالا کنٹھا بخشا ہے
یہ لو اپنا زیور کپڑا اسری بھرت راج کو پہناؤ

یہ لے جو میرے پاس ہے کر لے اسکی شمار
اور راجہ دلیپ کو سورج نے یہ کھانڈا اپنا بخشا ہے
مجھے کوئی چیز درکار نہیں مرگ چھالا اوڑھ دو کھڑاؤں

رانی سومترا از لچھمن جی

بیٹے تجکو گربھ میں رکھا ہے نو ماس
نو ماس گربھ میں رکھا ہے اور برسوں دکھ اوٹھایا ہے
جسدن کے لئے تجھے پالا تھا وہ دن اب آگئے ہے

اب تو سب لائق ہوا میری بن آس
کس محنت اور مشقت سے اب تجکو جوان کر پایا ہے
کیکئی نے کونسلا ست کو اب راج سے بن دلوایا ہے

مسرٹہ

کونسلا کا پوت مجھے پرانوں سے پیارا
کٹھن بنوں کی راہ اکیلا کیسے جاوے
پھول سا کومل بدن کنول سے نازک تن ہے
نا کوئی سنگ نہ ساتھ نہ کوئی بات پوچھیا
تم بھی بن کو جاؤ کرو نسدن شیو کائی

اکیلا بن کو جائے مرن ہو جای ہمارا
نا کوئی سنگ نہ ساتھ ہزاروں دکھ اوٹھاوے
چھوٹی عمر نادان بنوں کا پنتھ کٹھن ہے
نا کوئی پرسان حال نا کوئی دھیر دھرایا
پڑی رام پہ بپت لچھمن تم ہو سہائی

لچھمن جی از رانی سومترا

تاتا تیرے حکم سے نہیں مجھے انکار
ہیں شکر گذار ہوا تیرا جو تو نے مجھ سے فرمایا
ہیں وہ من آپکو سمجھوں ہوں اس دیہہ ہرے کا پھل پایا

تیرا اور سر برام کا ہوں میں تابعدار
سر آنکھوں کے پلکوں کے بل ہیں تیرا حکم بجا لایا
ہیں رخصت تجھسے ہوتا ہوں تیرا نبار ہی مجھپر سایا

لچھمن جی از رام چندر

اے بھیا میں بھی چلوں بن کو تمہارے ساتھ
تم جہاں کہیں کو جاؤ گے میں ساتھ تمہارے جاؤنگا
تم بن کو جاؤ میں یہاں ہوں کیا کالا منہ کرواؤنگا

مجکو چھوڑ نا جانکر پکڑو میرا ہاتھ
دن رات کروں خدمتگاری پھل پھول توڑ کر لاؤنگا
لیچلو مجھے ہمراہ ساتھ میں کام وقت پر آؤں گا

رام چندر از لچھمن جی

اے لچھمن تم دھن ہو دھن تمہارا نیہ
ای بھیا میری جدائی کا اب دکھ پتا پر بھاری ہی
ہاں بہرت سترہن مہا دکھی اور کونسلا دکھیاری ہے

لیچلنا تم کو مگر اتنا ہے سندیہہ
ہی مات سومترا مہا دکھی اور دکھی رعیت ساری ہے
تم ان سبکا دھیرج دہار واب یہی خوشی ہماری ہے

لچھمن جی از رامچندر

یہہ مجھسے ہوتا نہیں جو ساتھ نہیں بن جاؤں
ہیں تابعدار تمہارا ہوں اور خدمتگار تمہارا ہوں
مجھے اور کسی سے کیا مطلب فرمانبردار تمہارا ہوں

چھری ماروں پیٹ میں جل ڈوب کر بس کھاؤں
ہیں عاشق زار تمہارا ہوں محو دیدار تمہارا ہوں
بندہ بے عذر تمہارا ہوں اور جانسے نثار تمہارا ہوں

جانکی جی از کونسلا جی

ای ماتا پیّیاں پڑوں جوڑوں دونوں ہاتھ
جس دن سے بیاہی آئی ہوں یکمدت مجکو بان ہوئی

ہیں وہ اسی ہوں آپکی تم ہو میری ناتھ
رہا پاس وقت ہر دم مجکو کبھی کوئی بات نہیں بولی

جز خدمت اور اطاعت کے نہیں میں نے کوئی سوال کیا — اور تم نے مجکو اے ماتا بچوں کی طرح سے پال لیا

ماں باپ سے بڑھکر اے میا تم نے ہی مجکو پیار کیا — جو کچھ میں نے دل میں چاہا بے کہے میری تیار کیا

جو جو ہیں دھرم گرہستوں کے جو کچھ ہیں پار لوک کے — پت دھرم کرم استریوں کے سب مارگ گیان کے بتلائے

لاچار مجھے کچھ کہنا ہے تم میرا معاف قصور کرو — یک عرض میں میں کرتی ہوں ماتا اوسکو منظور کرو

کوشلیا جی از جانکی جی

نور چشم نور البصر میری راحت جان — سدا سہاگن تو رہے تیری پت بھگوان رکھے

تو رامچندر سے بڑھکر ہے اور پرن سے مجکو پیاری ہے — آنکھوں کی پتلی ہے میری تو جانکی جان ہماری ہے

ہیں بہت دلمیں شاد ہونگی کچھ حال تو کہہ مجھسے بیٹا — جو تیری خوشی سو میری خوشی جو تیری رضا سو میری رضا

جانکی جی از کوشلیا جی

راج ملک تھا رام کا جانے تھا سنسار — پلٹا کھایا چرخ نے پلٹ گیا یکبار

کیکئی دیتے راجہ دسرتھ سے سری بھرت کو راج دلایا ہے — اور پتر تمہارے کو ماتا بن کا اب باس کرایا ہے

ماتا کے حکم سے اے ماتا لچھمن بھائی کے ساتھ چلے — کہرام مچا ہے اجودھیا میں حیران ہیں سب باسی پور کے

تم سب دھرموں سے واقف ہو فرماؤ اب میں کیسی کروں — کیا فرماتی ہو ای ماتا میں بن کو جاؤں یا یہاں رہوں

تم موہ چھوڑ کر مجھسے کہو پت دھرم رہے اور شرم رہے — میں آپکے حکم کی تابع ہوں میری لاج رہے اور دھرم رہے

کوشلیا جی

سنتے ہی اس بات کے رام رام کہہ رام — وہیں زمین پر گر پڑی لیا کلیجہ تھام

میں کیسے جیوں اور کیسی کروں یہ کیسی بھئی ہے ہو دیا — کیا میں نے تیرا بگاڑا تھا او بیرن ناحق ظلم کیا

لڑکا تھا بہو تھی اور میں بھی تھی تھا سنگ رام یہ میرا گھر — بھگوان کا شکر میں کرتی تھی یہ داغ دیا میرے دل پر

پیری میں میری اولاد ہوئی دلشاد ہوا میں شاد ہوئی — یکبارگی کیا آفت آئی ویران ہوئی برباد ہوئی

کوشلاجی

اے دیا کیسی پڑی اے میری بھگوان
کل تو وہ سامان تھا آج ہے یہ سامان

یا وہ سامان یا یہ سامان یا وہ راحت یا یہ کلفت
یا وہ فرحت یا یہ رنجش یا وہ خوشیاں یا یہ آفت

اب کیسے کیسے صبر کروں کسطرح سے میں دھیرج دھاروں
ہیں ایک اکیلی گھر میں رہی کسکو دیکھوں کس سے بولوں

سامان خوشی سب دور ہوئی تازہ آفت سر پر آئی
ہے ہے دیا ہی ہے دیا کیسی پرماتما نے دکھلائی

یا راج تلک یا بن جانا یا وہ سامان یا یہ سامان
جو گھر تھا میرا رشک جناں اب ہوتا ہے وہ ہو کا مکان

کوشلاجی

آنکھیں اندھی ہو گئیں نرگس کے مانند
پیاری غنچہ کی طرح میری زبان ہے بند

ہیں کیا بولوں اور کیا دیکھوں بیخطا یہ مجھ پر ظلم کئے
اب اور نہیں کچھ بن پڑتی کیکئی نے میرے پران لئے

لڑکے بھی چلے اور بہو چلی کیوں مجکو وارث دو کہہ دیا
گھر بار دو بانٹ کیا میرا ہو بھلا کیکئی رانی کا

درد افریاد او اویلا افسوس دریغ ستم کیا ہے
بیخود میں ہوتی جاتی ہوں کیا جانوں مجھ پر غم کیا ہے

کچھ شک ہی نہیں باقی اسمیں میں رو رو کر مر جاؤنگی
کیا بیٹھی بیٹھی اے لوگو اس گھر میں کاگ اڑاؤنگی

کوشلاجی

سفر سفر مجکو ہوا دشمن ہے میرا یار
ہوت ہے میری زندگی غم میرا غمخوار

ہر گھڑی چھت کی اژدر ہے ہر در ہے دہان نہنگ مجھے
جو میرا پلنگ تھا سونیکا وہ اب ہے شکل پلنگ مجھے

کبھی رام لکھن کو ٹیرونگی کبھی تیرا نام پکاروں گی
اس گھر میں اکیلی بیٹھی ہوئی سر دیواروں سے ماروں گی

تو مجھ سے پوچھتی ہے بیٹا بتلاؤ تو میں کیسی کروں
میں تجھ سے پوچھتی ہوں بیٹا میں پران تجوں یا جیتی رہوں

دوہا جانکی جی از رامچندر

پکڑو میری ہاتھ کو میں داسی تم ناتھ
ہاہا کھاؤں پیّاں پڑوں لیچلو اپنے ساتھ

رامچندر از سیتا جی

اے پیاری گھر ہیں رہو ہوگی بڑی تکلیف — راہ کٹھن ہی بنوں کی تم ہو زار و نحیف
ہی راہ کٹھن اور سخت ہے بن اچھا نہیں جل ہی بری پون — ہی دھوپ کڑی دقت ہے بڑی پنچھر پنچھر جان کے دشمن
اونچے پہاڑ کانٹوں کے جھاڑ پھل کا کھانا پتھی بستر — ایری جان لو کہا مان ہی برا بہت یہ سخت سفر
تکلیف بڑی منزل ہی کڑی کومل ہے چرن ہے نازک تن — ای شیام سندری جان میری طے کیسی کریگی راہ کٹھن

کبت رامچندر

اکاس چھے باس پہاڑن کو نیچے منہ پہاڑ ڈکرات ہیں — پگ ڈہرت چلت تن تہرات گر گر پڑت مر جات ہیں
نیچے سی سو جہت نہیں روپ بچھو کا ہو کو ادہر سے لوگ یہ جہ بہنگا دی کہات ہیں — سندر تمہاری چال صورت کی تمہاری نسی نازک تن دان کا ہیکو جات ہیں

جانکی جی از رامچندر

ای پربھو کرپا کرو پکڑو میرا ہاتھ — پت برتا کا دہرم ہی کرے پیا کا ساتھ
جہاں تم ہو مجکو دو کہہ ہی کیا کیوں دیتے ہو مجکو دہوکا — ہاہا پربھو مجھے لے ہی چلو جو ہونا ہی سو ہو ویگا
نہیں مجکو کسی کا خوف و خطر جہاں تم ہو مجکو دکھ ہی کیا — تم بن کو جاؤ میں رہوں یہاں فرماؤ مجکو سکھ ہی کیا
پت دہرم کو میری کھوتی ہو کیا میری ہنسی کراؤ گے — میں یہاں نہیں رہنے کی کبھی مجھے لاکھ طرح سمجھاؤ گے
کوسلا جی سے چھٹیاں پڑ پڑ میں رخصت لیکر آئی ہوں — ایشر کی قسم میرا دہرم ہی یہ بیشک میں تمہارے ساتھ چلوں

دوہا رامچندر جی

اے پیاری اس پنتھ میں ہونگی دکھ اپار — چلتا ہوں تم بھی چلو نہیں مجھے انکار

راجہ دسرتھ از سومنت

ای سومنت میرے گلہ سی کھینچ لو میری زبان — گر میں ایسی جانتا تو کیوں دیتا بردان
جس مُنہ سے کہا بن کو جاؤ اب اُس سے کہوں تو مت جائیے — دہرکار ہی ایسی جیتب میرے پران دہرم دونو ہے

مجھے پران سے پیاری جانکی ہی لچھمن آنکھوں کا تارا ہی
تینوں کو گھر سے نکال دیا راجہ دسرتھ ہتیارا ہی

یہہ کہاں دہرم ہی باپوں کا لڑکوں پہ کریں کچھ جور وجفا
یک عورت کے بہکانے سے میرا پران گیا اور دہرم گیا

تھا حکم ایک کو بن جاؤ دو اور چلے ہیں کیسی چھوں
جا پسے ایسے دکھ سہوں انسان ہوں یا کوئی پتھر ہوں

رامچندر از کوسلا جی

اے ماتا دہیرج دہرو من ہیں باندھو دہیر
میرو تیرے دکھ سے بیاکل ہوت سریر

مجھے کسی بات کا دکھ نہیں کھاتا ہوں تیرے سر کی قسم
جب لچھمن جی ہیں ساتھ میری تو پھر کیا مجکو رنج والم

ہیں بن ہیں بڑے آرام مجھے پر دکھ ہی سو تیرا بانی کا
میرے آرامو نکی خاطر اُسے دکھ ہی لچھمن بھائی کا

ہم تینوں کا جانا آنا ایک سپنے سے بھی کمتر ہی
داں کچھ بھی کلیس نہیں ہوگا جب تیری کرپا مجھپر ہی

مجھے کوئی چیز درکار نہیں پر اتنا تجھسے مانگتا ہوں
تو مجھے پیار سے کنٹھ لگا پھر تھوڑا دودھ تیرا پیوں

راجہ دسرتھ از سومنت

اے سومنت تم رام کو جلدی لیکر جاؤ
چودہ دن بن میں رہیں پھر انہیں لے آؤ

اے بدہنا تو نے کیسی یہ جی میری پران لیے اور اجس دیا
بیٹے رام لچھمن سے بیٹوں پر یہ ظلم کیا یہہ جور کیا

میرے پران گئے بدنامی ملی ٹکڑے ہی جگر پھٹتا ہی ہیا
میرے خاک پڑے اس جینے پر بدنام جیا تو خاک جیا

راجہ دسرتھ

اے لوگو میرے حال کو سن لینا باغور
مجھسا تجربہ کاریاں کوئی نہیں ہی اور

تم جتنے سننے والے ہو سب میری وصیت یاد کرو
کوئی داؤں ہیں انکے مت آنا ان عورتوں پر لعنت بھیجو

ایمان کی پران کی حرمت کی یہ سبکی لینے والیاں ہیں
بے رحم ہیں او بیدرد ہیں یہ دکھوں کی دینے والیاں ہیں

جوان سے ملا یا لطف و کرم نہ یہاں کا ہوا نہ وانکا ہوا
دنیا اور دین باہم مٹے نہ یہاں کا ہوا نہ وہاں کا ہوا

جوان کو اپنا سمجھیگا وہ میری طرح پچھتائیگا
جیتے جی رنج اُٹھائیگا روتے روتے مرجائیگا

مثنوی

مکر و عیاری کی اوستاد ستم کی بنیاد — انکی آبادی نے لاکھوں کو کیا ہے برباد

ان کے دریائے تعلق میں جو تیرا وہ گرا — ان کے صحرائے محبت میں جو آیا نہ پھرا

زن میں جو نا ہی وہ ہی مرد کو شکل شمشیر — استری میں جو الف ہی وہ قضا کا ہی تیر

زر زمیں زن میں جو نا ہی وہ بزن کا نا ہی — اس کا مارا ہوا دنیا میں کہاں بچتا ہے

یہ وہ نا ہی کہ جہاں اس سی ہوا ہی فانی — ہفت سر اژدہا کہتے ہیں اسے خاقانی

مبتلا کر کے یہ عاشق کو فدا کرتے ہیں — باپ بیٹے کو تو ایک دم میں جدا کرتی ہیں

زہر میٹھے میں کھلاتی ہیں پے جانکنی — پان میں پیار سے رکھدیتی ہیں مہر بکی کنی

روز اول ہی یہ کہدیتی ہیں یوں شوہر سے — میرے سب خویش و اقارب کو چھوڑ ایا تو نے

جس طرح تو نے چھوڑائے ہیں مرے گھر والے — یاد رکھ تجھ سے میں لیلونگی یہ بدلے سارے

کیسی تاثیر ہی دیکھو تو زبان زن کو — اپنے لڑکوں سی کہا میں نے کہ جاؤ بن کو

ناقص العقل نہیں کہتے ہیں وہ جھوٹے ہیں — ہاں بد اندیش جہاں ہیں وہ کج اندیش نہیں

آنکھ وہ رکھتی ہیں سو کوس کی دکھلاتی ہے — کامل العقل ہیں کچھ اس میں پس و پیش نہیں

مرد بیچارے میں یہ عقل کہاں سے آئی — خاص عورت کے لئے ختم ہوئی رعنائی

مکر و عیاری میں اوستاد ہیں یہ شیطان کے — ان سی سیکھا ہی کیا چرخ کہن نیرنگی

ملا ہی درمیاں میں حکم شیطاں کو برائی کا — دیا ہی روز اول عورتوں کو مکر کا حصہ

بنی ہی شکل زن عابد کو جب ناپاک کرتا ہی — مدد ہی عورتوں کی ورنہ یہ کیا خاک کرتا ہی

ہزاروں تن ہیں انکی اور یہ یکہ و تنہا ہی — بدی میں ان کے آگے ایک چھوٹا سا بچہ ہے

رہا پیر فلک سو گردشیں اسکی پرانی ہیں — نئی نیرنگ ہیں انکی یہ سب فتنوں کی بانی ہیں

غرض گردوں و شیطاں سے کسیکی انکو نسبت کیا	ہنر میں اپنے لاثانی فنوں میں اپنے ہی یکتا
یہ وہ کافر ہیں جنسے دیوتوں نے بھی اماں مانگی	کسی سے کچھ نہیں مخفی حقیقت راجہ اندر کی

شعر چوبولہ

سب آنکھوں سے تم دیکھتے ہو جو کچھ احوال کیا میرا	ان دکھوں کو میں سہتا ہوں ہو گیا کلیجہ پتھر کا

شعر

دوڑ کر جا رے ابھی دیکھ تو آوے کوئی	جانے کیا دشت میں حالت ہے مری بچوں کی

قطعہ

رام لچھمن سے کہیں سن ہے بھائی پیارے	بین جو کہتا تھا چل روتا ہی دکھ کا مارے
تلووں سے خون ٹپکتا ہی لگے ہیں کانٹے	دانتوں سے کھینچ لوں پاؤں کو ذرا پھیلا دے
دل میں افسوس کیا دیکھ کے حال سیتا	کوئی وہ کہتا نہیں دنیا میں مثال سیتا
دکھ کیا کیا مری بچوں پہ پڑی صحرا میں	گل سے نازک تھے گئے کیسے کڑی صحرا میں

راجہ دسرتھ

مجھ سے بڑھکر جگت میں اور نہیں ہے کوئی	جو کرنی مجھسے ہوئی ایسی کس سے ہوئی
چھاتی پہ میر چڑھ بیٹھے اور انگلیاں منہ میں ڈالے کوئی	میرا گلا دبا کے زبردستی تالو سے زبان نکالے کوئی

اشعار

پیٹھ پیچھے تو کہو گے ہی ادھر مجھکو	میرے منہ ہی پہ کہو لوگو کو کرمی مجھکو
اس برے کرنیکا پھل آنکھ دکھائے مجھکو	کان سے سن لوں تو کچھ شرم ہی آئے مجھکو
کیا میں ایسا ہی تھا جو کرتا ستم لڑکوں پر	ایسے بردانوں کو دیتا میں قسم کھا کھا کر

چوبولہ

وہ جنک نندنی بن میں پیاری بلک بلک روتی ہوگی
ہر قدم قدم پہ بیچاری منہ آنسوں سے دھوتی ہوگی

چوبولہ

ہیں مرا لڑکے گئے بن کو تجھے راج ملا
کیکئی اب تو ہوا تیرا کلیجہ ٹھنڈا
پھر یہہ صدمہ گذرا غم کا جو جاتے رہے سب تاب و تواں
نہ تو ہاتھ ہلا نہ قدم ہی ہلے موندیں آنکھیں اور گر گئے راجن

سومنت اور راجہ دشرتھ

اے راجہ لاچار ہوں بگڑ گئی تقدیر
وہ تینوں بن کو گئے بنی نہ کچھ تدبیر
ہر چند کہ میں نے سمجھایا میری ایک نہ مانی بن کو گئے
کب میرے مٹائے مٹے ہیں جو اچھے بھاگ ہیں ودھ نے لکھی
تم صبر کرو مہاراج دھارو اب کیا حاصل ہے پران دیئے
دل اپنا ان سے بہلاؤ موجود تمہارے دو بیٹے

دوہا راجہ دشرتھ

جب سومنت کے مکھ سے ایسی سُنی تقریر
رام رام کہہ رام کہہ دشرتھ تجا شریر

رانی کوشلیا جی

رانیاں سنکر یہہ خبر دوڑیں زار و نزار
چوڑیں توڑیں ہاتھ کی زیور دہر اوتار
اے چرخ ستمگر ای بدنہا کیوں تو نے ہم پر ستم کئی
بیٹی بہو میری بن کو گئی اور غم سے پیا نے پران دیے
یاں بھرت شترگھن گھر میں نہیں ہے بھنک لاش پڑی دیا
نہ تو تا و چچا کا لڑکا ہے نہیں چھوٹا بڑا کوئی بھیا
افسوس کوئی موجود نہیں ہے ٹھکانے لگوایا
نا حال کا کوئی پرساں ہے نا بات کا کوئی پوچھویا

گرہ

کہو تو سہی اے چرخ ستم یہہ ہم پہ بجا ہے
لڑکے بن کو گئے پیا نے پران تجا ہے
دیا زخم پہ زخم تبر پہ تبر لگایا
اے ظالم بے درد رحم تجھکو نہیں آیا
سہے ظلم پہ ظلم ستم پہ ستم اوٹھایا
سہے رنج پہ رنج الم پہ الم اوٹھایا

ایک رنج سے ابھی فراغت نہیں پائی
نئی بپت پر بپت اور تونے دکھلائی

پھول سا کومل بدن سیا اور دونوں بھائی
بن بن ڈولت پھریں پیا دیہہ گنوائی

سخت مصیبت پڑی ہائے اس رنج و محن سے
اب ہم کیسی کریں ہائے ان نکست نہیں تن سے

گر کوئی ایسا جتن کہ نکسے جان ہماری
گر تونے غم دیا تو کر تو ہی غم خواری

اے قاتل لے کھینچ کوئی تلوار دو دھارا
ایسا ہاتھ لگاؤ سیس کٹ جائے ہمارا

تم تو اب چل دیئے یہاں ہے کون ہمارا
لاج شرم پت دھرم پران کا رکھن ہارا

یہ بھی قول و قرار ہوا تھا میرا تمہارا
داؤ دیا چل بسے ہمیں ادھر میں ہارا

ہم داسی تم ناتھ دغا مت دیو پیارے
دامن سے ہم لگی ہوئی ہیں ناتھ تمہارے

ہمیں چھوڑ مجدھار گئے تم شیام کنارے
او چھلت ڈبوئے ہیں جنم بھر پران ہمارے

برماوس برسات پیچ جب آوے ساہیں
بر پوجن کیسے جائیں بنا بر کے کہلائیں

تم تو اب چل دیئے اکیلا ہم کو چھوڑا
جب سر جوبر جائیں کریں کس سے گٹھ جوڑا

بدھاتا نے یہ بپت ہائے مجھکو دکھلائی
لٹ گیا سارا سہاگ رانڈ جگ میں کہلائی

فکر جہاں میں ہائے ہمیشہ رنج اٹھائے
ٹوٹ پڑا یہ دکھ سکھ کے جب دن آئے

نا کوئی سنگ نہ ساتھ نکوئی بات پوچھیا
چار پوتر کا بنا لاش بھٹکت ہے، دیا

جوڑوں دونوں ہاتھ ذرا بیٹا تو کھولو
پڑوں تمہارے پاؤں تنک منہ سے تو بولو

بپتا میں ہمکو ڈال چلے تم سرگ ماہیں
اب بپت کیسے رہے بنا پت کی کہلائیں

رانی کیکئی

کٹیو میری زبان پڑی میری مت پر گاجا
لڑکے بن کو گئے پران تجدینے راجا

رام لچھمن میرے پران جانکی پران سے پیاری
ہمنے یہ کیا کیا میری مت کس نے ماری

بھرت کو اپنا پوت کبھی میں نے نہیں جانا
رامچندر نے مجھے سدا ماتا کر مانا

پھوٹ گئی تقدیر ہوئی جگ میں سوائی
دیکھ مجھے سب کہیں ہتو ہتیارن آئی

سونئیں ماریں بول کہیں موئی خصما کھائی
دیکھ کے میری شکل ہنسیں سب لوگ لگائی

دوہا بششٹ جی از سومنت

اے سومنت مت دیر کر رتھ کو لیکر جاؤ
بھرت سترہن کو یہاں جلد بیسے لے آؤ

دوہا

بھرت سترہن اودھ میں جب ہی پہونچ آئے
اشگن رستہ میں ہوئی بہت گئے گھبرائے

دوہا

دونوں بھائی محل میں جیسدم پہونچے آئے
دیکھ پتا کی لاش کو گئے مورچھا کھائے

دوہا کبری از بھرت جی

کبری بولی بھرت سے میری پورن ہو گئی آس
راج تلک تمکو ہوا رام گئے بنوباس

دوہا

وہیں بھرت نے دوڑ کر ماری اس کے لات
کوبر اس کا مٹ گیا ہو گئی سندر گات

بھرت از کیکئی

اے ہتیارن کل موہی ای پاپن اگیان
رام لکھن بن کو گئے تج پیا نے پران

تو پچھلے جنم کی بیرن تھی تونے ماتا ہو کر بیر کیا
بھیا بھاوج میرے بن کو گئے اور تونے پتا کا پران لیا

انند پرجا کا ناس کیا اور سبکو دہارن دکھ دیا
یا لاش پتا کی بھٹکت ہے واں بن میں بیاکل رام سیا

اشعار

ہائے اس کبری کے بہکانے سے
پڑ گئے جان کے مجکو لالے

بھائی بن کو گئے اور باپ مرے
مجھسے بھی بڑھ کے وہ سو درجہ تجھے مانتے تھے
آپ بدنام ہوئی مجکو بھی بدنام کیا
بے خطا ہائے وہ بن کو بھیجے ؛؛
میرا اپنا کیا منہ مفت میں کالا تو نے
باپ بھی مر گئے بھائی بھی گئے صحرا کو
تو عزازیل ہی مژگاں ترے تیر قضا
بھائی بن کو گئے اور باپ مری ہائے ستم
دکھاؤں میں منہ اپنا دنیا میں کیسے
زمانہ کے نزدیک اے میری مادر ؛
یقیں کون لائے میری بے قصوری
جب تلک دنیا ہی بدنامی میری قائم رہے
بھائی کو بھیجا بن کو لئے باپ کے پران
جو دیکھے گا کہے گا یہ سبو اس کہانی ہے

بڑے ہوتے ہیں بھڑانے والے
رام لچھمن سے کہو کیا تھی لڑائی تیری
تا قیامت نہیں جائیگی برائی تیری
رام لچھمن تھے رضا جو تیرے
رام لچھمن کو دیا دیس نکالا تو نے
ہو گیا اب تو کلیجہ ترا مادر ٹھنڈا
اور زباں تیغ ہی شمشیر ہی تیری ابرو
تجکو لازم ہی کہ میرا بھی گلا کاٹے تو
اجس اس طرح کا یہہ تو نے کیا ہے
جو تیری خطا ہی وہ میری خطا ہے
جو تو نے کیا ہی وہ میں نے کیا ہے
کب چھوٹا ئے چھوٹتا ہی دھبا ہی کچے نیل کا
جب تو نے راج تجکو اودھ کا دلا دیا
ماتھے پر میرے نیل کا ٹیکا لگوا دیا

بھرت از کیکئی

تو نے مجکو جگت میں بہت کیا بدنام
ماتا ہو کر تو نے جگمیں کالا منہ کروایا ہے
مجھ بے قصور اور بیکس کو ناحق یہ کلنک لگایا ہی
بہتر یہ تھا ایسے ہوتے ہی تو دودھ میں زہر ملا دیتی

جننگ یہ سنسار ہی یہی کلنکی نام
یہ نیل کا ٹیکا ماتھے پر تو نے میرے لگوایا ہی
سن دشمن بیرن ہتیارن کیا ایسو اسطے جنا یا ہی
اور نہ ار کاٹے یہ میرا تو ہاتھ سے گلا دبا دیتی

تیرا بدلا بھی ہو جاتا اور میں بھی کلنک سے بچ جاتا	تو بھی بچتی اس ذلت سے اور میں بھی اجس نہیں پاتا
لعنت ہے میرے جینے پر دھرکار ہے میری جنتی پر	یہ مجکو کلنک رہے در در تو بھی بدنام رہے گھر گھر

بھرت جی

گلعذار غنچہ دہن رشک سرو شمشاد	جس پر تو نے بیچھا کیا ظلم بیداد
داغ گل نسرین و سمن کہیں کانٹوں پر سوتی ہوگی	کیا جانے صحرا میں کیا کیا تکلیف اُسے ہوتی ہوگی
وہ راج دولاری پران سی پیاری تک بک روتی ہوگی	ہر قدم قدم پر بیچاری منہ آنسوؤں سے دھوتی ہوگی

بھرت جی

یہ کہکر سری بھرت نے کہا رام سے دھیان	چرنوں سیس نوائے کے ایسا کیا بیان
ہیں بے قصور ہوں اب بھیا ان کری میرے آگے آئی	کب میرے مٹائے مٹتی ہے قسمت میں لکھی تھی سو ہوئی
جو سنتے ہیں وہ کہتے ہیں تھی بھرت نے ماتا سکھلائی	تم مجھے چھوڑ کر بن کو گئے یاں ہے بڑی ذلت پائی
میری آبرو پانی پانی ہوئی سب خاک میں ملگئی رعنائی	تم سب کے جی کی جانتے ہو اتنا ہی بھروسا ہے بھائی

بھرت جی

دو کھ کے اوپر دُکھ ہے مجھ سے سہا نجائے	دین دُکھی ہوئے جانکے رگھبر ہو سہائے
ہے وقت مصیبت کا مجھ پر لو جلد خبر میری بھیّا	میں کس سے کہوں میری کون سُنے کچھ میں نے کیا یا نہیں کیا
میں شرم کے مارے مرتا ہوں ٹکڑے ہے جگر پھٹتا ہے تیا	میرے خاک پڑی اس جینے پر بدنام جیا تو خاک جیا

گزارشت از بھرت

بدھ گیان کی کھان ہو تم ہو بڑے گمبھیر	کرتے ہو کس واسطے بیہودہ تقریر
تم جانتے ہو اپنے من میں ہے رام چند کی گت نیاری	کیوں اسکو دوس لگاتے ہو بیچھا تمہاری مہتاری
ان لیلا دھر نٹ ناگر کی تم خود واقف ہو لیلا سے	ہاں رام چند کیکئی نے بھیجے لکھن سیا کس نے بھیجی

معلوم نہیں کیا مطلب ہے کس واسطے ہے بن کا جانا
اجی رام کی رام ہی گت جانے بیفائدہ ہے اب سمجھانا
جو کام کہ ہونے والا ہے بن ہوئے نہیں وہ رہتا ہے
سو جان بوجھکر اے لڑکے پھر کیسی باتیں کرتا ہے
اوٹھو آگ لگاؤ راجا کو اور لوک کی بیوہار کرو
یہ باتیں سب بیہودہ ہیں مت انگی مٹی خوار کرو

بھرت از کونسلا جی

ماتا سارے جگت میں بہت ہوا بدنام
تابعدار ہوں رام کا نہیں راج سے کام
ناکردہ گناہ اور بیقصور ہیں ناحق مارا جاتا ہوں
ہوا جگ میں کلنکی نام میرا اور دغاباز کہلاتا ہوں
سوگند تمہارے چرنوں کی اور پتا کے مجکو سر کی قسم
مجھے مطلق اس کی خبر ہی نہیں کیکئی نے جو کچھ کی ستم
گو اُسکے پیٹ سے پیدا ہوں پر تو نے مجکو پالا ہے
اُس بیرن نے یہ دغا کیا منہ میرا جگ میں کالا ہے
یہ دیہہ میری اپرادھی ہے اُس دیہہ کو تیاگ کرونگا میں
سر رام کو اُسنے بن بھیجا اب تیرے آگے مرونگا میں

کڑہ

رام چند بن گئے ہوئی میری رسوائی
راج کاج کے لئے بھرت نے ماں سکھلائی
کس کو آوے یقین کہ میری خطا نہیں ہے
ماتا سے کچھ ذکر بھرت نے کیا نہیں ہے
سیتا جی یہ کہیں کہیں یہ لچھمن بھائی
اودھ راج کے لئے بھرت کیکئی سکھائی
جو کچھ اُس نے کیا میری خاطر سے کیا ہے
مجکو دیا ہے راج رام بن باس دیا ہے
یہہ کلنک نا چھوٹے کبھی میری چھُٹوائے
اب میں کس سے کہوں جو کچھ میں نے دکھ پائے
ای بھائی شترہن سننے ہوا اتنا مجکو ممنون کیجو
تم پتا کی لاش جلاؤ گے میری بھی لاش جلا دیجو

کڑہ

کھینچ لی تلوار گلے پر ہاتھ چلایا
کونسلا پڑی دوڑ بھرت کو گلے لگایا

کونسلا جی از بھرت

اپنا اپنے ہاتھ سے کرتا ہی تو حلال
ٹکڑے ہی میرا جگر دیکھ کے تیرا حال

ای میرے پوت اے میری لال ای میری پیاری من بھاون
تجھے اِن باتوں کی خبر ہی کیا تو تو اپنے ننہال میں تھا
سری رام کی ہی سوگند مجھے کچھ اس میں تیری خطا نہیں
ہی رام چند تم سے بڑھکر اور رام چند سے تو بڑھکر
تم دونوں میرے آتما ہو اور جان و جگر سے بڑھکر ہو
سری رام چند مایا دی کو مایا اپنی دکھلانا تھا

یہ پرلے تو کیا کرتا ہی کیوں جان کا ہوتا ہی دشمن
کیوں جان کو اپنی کھوتا ہی کیوں دیتا ہی مجکو دھوکا
میں کھاتی ہوں تری سر کی قسم کچھ اس میں تو نے کیا نہیں
گرو وہ ہی میرا لخت جگر تو تو ہے میرا نورِ نظر
یک بال برابر فرق نہیں تم دونوں مجھے برابر ہو
کیکیئی کی اس میں خطا نہیں سری رام کو تو بن جانا تھا

بششٹ از رانی کوشلا جی

رانیوں تم دھیرج دھرو کیوں ہو زار و نزار
پہلے تو دسرتھ ایک ہی تھا اب ایک کے تم کو چار ملے
جب ایک ہی پالنیوالا تھا اب چار پالنے والے ہیں
تم بڑے بھاگ کی پوری ہو ایسے لڑکو نکی مہتاری
رہا رام چند کا بن جانا دان ہی کوئی جو دکھ پائے
تم صبر کرو دھیرج دھارو لڑکوں کو گلے لگاؤ تم

مرت لوک میں آنکر یہ ہی ہی بیوہار
پہلے ایک باغ تھا سو کھا سا اب چار جگہ گلزار ملے
چاروں لائق چاروں اچھے چاروں کے ڈھنگ نرالے ہیں
ہیں سکھے سب آگیا کاری سب کے بنیگے فرمانبرداری
جس کام کی خاطر گئے ہیں وہ وہ کام کیا اور گھر آئے
ہی بنا کا ان کو شوک بڑا سو پیار سے اب سمجھاؤ تم

رعایا اودھ

یہ پرلے کیسی ہوئی ٹوٹ پڑا آکاس
گئے رام لچھمن تجے دونوں بن دسرتھ کا مرن اب کیسے کریں
ننسار سے بھرت جی آئے ہیں سو وہ بھی جانکو کھوتے ہیں
آفت یہ آفت آئی ہی اس پنا کو ہم کیسے سہیں

ہائے اودھ سونا ہوا جاویں کس کے پاس
اگنی میں جلیں یا زہر کھائیں یا کنویں میں جاکر ڈوب مریں
اب کوئی نہیں جا اپنا ہم سب فریادی روتے ہیں
ہم کیسے اودھ میں باس کریں کسکو دیکھیں اور کیسے رہیں

ہم سب کے سب بادھتے بھگواں کی یونہی تھی اچھا	تقدیر سب کی بگڑ گئیں تدبیروں سے ہی حاصل کیا
سب رونق باقی ور ہوئی سوکھا ہی ہرا کوئی باغ نہیں	ذرا آنکھ کھولکے دیکھو تو ہی گھر میں کسی کے چراغ نہیں

لاوُنی

ہوتی ہونی ہوتی اب ہونی اجودھیا ہوتی	گھر گھر تو کہرام مچا ہی پرجا ساری روتی
دسرتھ نے تو پران تجا ہی	کوشلیا ہی جی کھوتی

گرو بشسٹ از بھرت

ہونہار مٹتی نہیں ان ہونی نہیں ہوئے	جو کچھ لکھا للاٹ میں میٹ سکے نہیں کوئے
اب دھیرج دھر بیکل مت ہو کیوں زار زار تو روتا ہی	جو ہونی تھی وہ ہو لیے اب پچھتائے کیا ہوتا ہی
سنسار کا یہ ہی نقشہ ہی کوئی آتا ہی کوئی جاتا ہی	تم خوب جانتے ہو بیٹا سب جھوٹا جگ کا ناتا ہی
جو کچھ گذری گذری بھرت دھیرج کرم پتا کا کر	کیا کوئی تجھے سمجھاویگا ہی یہ سب ظاہر تجھپر
ہیں کیا تو کیا اور کوئی گیان سبکو کال گراسے گا	یہ ہی ہونہار یہاں کا ہی کر کرم پتا کے ای بیٹا

گرو بشسٹ از بھرت

بھرت راج اس دکھ سے ہوتے ہو بیزار	ہونی سے اس جگت میں سب کوئی لاچار
اے بھرت راج پنڈت ہو کر یہ کیسی باتیں کرتا ہی	جو مرتا ہی وہ جیتا ہی جو جیتا ہی وہ مرتا ہے
یہ دیہہ جیسے کپڑے ہیں کوئی اب پہنا کوئی پھر پہنا	اور سات لوک ہیں گھر اسکے کبھی یاں رہنا کبھی واں رہنا
کبھی باپ بنا اور کبھی بیٹا کبھی آقا ہی کبھی ہی نوکر	کبھی ہاتھی ہی کبھی گھوڑا ہی کبھی اسنے لگائی اسکے پر
جس قالب کو یہ چھوڑتا ہی پھر اس سے کام نہیں رکھتا	اس گھر کا اور گھروالونکا پھر یاد بھی نام نہیں رکھتا
یاں کیسا پتا کیسا لڑکا کسکی مادر کس کی جورو	یاں لاش پڑی راجا کی ہی اٹھ آگ لگا دی اسکو تو

بھرت از گرو وشسٹ

سچی کہتا ہوں گرو نہیں جگت سے کام
جینے پر دہرکار ہی ہوا کلنکی نام

ہوا اپنا مرن گئے بھیا بن اب نہیں مجھی جینا یک چھین
مادر کی جفا اور پدر کا غم بھاوج کا دکھ بہنوں کا الم
یک شال پر میرے سو آفت یک جان پیچ میرے لاکھ بلا
ایسے جینے پر لعنت ہے بہتر ہے یہی مر جاؤں میں
یہ کہکے لاش کو لپٹ گیا اوٹھ اوٹھ کے پچھاڑیں کھاتا تھا

داسی دشمن ماتا بیرن بھاوج کا گون گیا سخت ہے دن
خلقت کی زباں تیغ بران کیا ہے کیا میں کہوں گرو دکھ کا ستم
دشمن کو خدا دکھلاوے نہیں جو کچھ کہ الم میں نے دیکھا
کوئی مجکو آگ لگا دیگا اب کسکو آگ لگاؤں میں
اس بپت میں ڈالکر کدھر گئے تم اپنے لال کو کہو پتا

گرو وشسٹ از بھرت

چکر سو درسن کا ہوا بھرت تیرا اوتار
ہے سبہاؤ اس دیہہ کا جو کی یہ گفتار

آکاش دہرن جل اگن پون اور چندا سورج تاری ہیں
سب کال کے گال میں بیٹھے ہیں بید پران پکاری ہیں
اس دیہہ جیو کا گن اوگن کچھ مجھسے کہا نجاتا ہے
ہے دیہہ تیرے آگے رکھی اور جیو نہیں دکھلاتا ہے
سنسار کا ہی بیوہار یہہ ہی اور یہی یہاں کا ناتا ہے

سُرا اسُرا چر اچر جتنے ہیں اور جو جو دیہہ کو دہاری ہیں
کیا ان باتوں سے بھرت راج جی پیارے بتا تمہارے ہیں
ہے جیو اجر دیہی ماٹی کہو کس سے تمہارا ناتا ہے
ان دونوں میں سے بھرت راج کہو کس سے تمہارا ناتا ہے
کر کرم پتا کے ای بیٹا کیوں اتنی دیر لگاتا ہے

دوہا

تب دسرتھ کی دیہہ کو سرجو جی کے تیر
پھونک دیا سری بھرت نے بیاکل ہوا سریر

تقریظ و تاریخ نتیجہ فکر رسا سخنور نازکخیال جناب منشی گینڈا لال صاحب گوہر بدایونی سرشتہ دار فوجداری ضلع پیلی بھیت

حق تعالیٰ کو ہی حمد سپاس ؛ جو کہ ہے برتر از گمان و قیاس ؛ اُسکی قدرت کے سب ہی شاکر ہیں ؛ جن و انس و ملائک و نسناس

کیوں نہ گاؤں نہیں ہیں کا گن جن نام
بعد اسکے یہ عرض کرتا ہے
نہ کبھی دوستوں سے کچھ امید
انکی تصنیف چھپ رہی ہے یہ
شعلہ جن کا تخلص نامی
سال میلاد اُن کا لکھتا ہوں
بدھ کا دن دوادشی کی تتھی
مستقل اُنکا ہے سناتن دھرم
سوانگ میں سب دکھاتے ہیں لیلا
اب ہے جو بولوں میں وہ راماین
سوانگ میں جو سرپ وہ بنتے ہیں
خیر اب پہلے سُنئے اُس کا حال
وہ سری رامچندر جی کا حال
سری دسرت کا رنج سے مرنا

جسکی کرپا سے کام آئے راس
خاکپا گوہر حقیر الناس
نہ کبھی دشمنوں کا خوف و ہراس
جو کہ ہیں اک بزرگ فیض اساس
نام ہے منشی نرائن داس
دیکھکر جنم پتر کا قرطاس
کرشن کا پاکھ پوکھ کا سبھہ ماس
جس میں ہرگز نہیں کوئی وسواس
شکتی ستی دروپدی بنوباس
کہہ گئے جو گسائیں تلسی داس
انکے لائق ہے زیور اور لباس
نام ہے جنکی سوانگ کا بنوباس
بھید جنکا نہ پاویں بید بیاس
پرنکرنا بچن کا دھرم کا ناس

جسنے بخشے مجھے ولی مقصود
نہ خوشامد کا روگ ہے مجھ میں
راست کہتا ہوں یہ میری خو ہے
مرد سنجیدہ صاحب اخلاق
برہمن قوم گوت پاراسر
ایکہزار آٹھ سو بہتر تھا
سن اٹھارہ سو پندرہ ہوگا
فصل ہولی میں سوانگ کرتے ہیں
رقت آتی ہے قلب سامع میں
پوری تفصیل کیا سناؤں میں
خوش گلو بھی ہیں جو پڑھتے ہیں
کیکئی رانی کا وہ مانگنا بر
سری لچھمن جی اور سیا جی
بھرت کی کیکئی ہے وہ تقریر

جس نے کی پوری ہے دل کی آس
نہ سماجت بھٹکتی ہے میرے پاس
دل میں آتا نہیں کبھی وسواس
زود فہم و ذکی و قدر شناس
ہے بدایوں کا فخر کتھا راس
بیر بکرم کا سمبت اجلاس
عیسوی سال ہی ذرا دیکھئے
پانچ سوانگوں سے منفعل ہیں پچاس
رفر کو جانتے ہیں مرشناس
میں کہاں اور کہاں ہے میرا قیاس
ساز و ساماں بھی ہے بجا دراس
راجہ جسرت کو اپنے قول کا پاس
ساتھ جانا وہ بن میں کرنا نواس
وہ گرو جی کا گیا ڈرہ بسواس

دی تھی برہما نے میگناد کو شکت
وہ پُون ست کا جانا دونا گر
ستی ہونا سلوچنا کا پھر
دو سا سنکے وہ زور کا گھٹنا

صرف نظی اس کے تپ میں جب انفاس
وہ سجیون کا لانا وہ وسواس
جس کو سمجھاتے تھے سر اور ساس
جب ہے کھینچا دروپدی کا لباس

سری لچھمن کی مورچھا اس سے
سری لچھمن جی ہو گئے چیتن
جا کے لائے بھی جو کہ پیٹ کا بس
کتنی عمدہ لکھی ہے وہ فریاد

وہ سری رامچندر جی کا ہراس
نہ کیا بات کا نہ رات کا پاس
میگنا تھا اسکا نام سنگھ تھی پراس
آگئے ہیں سری کرشن جی پاس

رانی اور لاکھا پاتر سے

آلا اودل کا سوانگ ہے میں بیاں
وہ لڑائی لکھی ہے برہما کی
ثابت اندل ہر نکی سوم رات میں بیت
کی ہے شنب جی کی استتی بھی کہیں

بہر تربکا وہ پہلے بھوگ بلاس

بن میں جانا کبھی کبھی بنواس
جس کو سنکر بچار ہیں حواس
محو ہونا وہ اونکا پڑھ پڑھ کر
بابو جل آگ پرتھوی آکاس
جن کا ایک نگاہ ہے کیلاس

پھر بکایک وہ جوگ اور بیراگ

چھولا چند اول اور رمنا کا
سولہ سو جوگیوں کا آجانا
وید گھٹ شاشتر اور پران اتہاس
سری گنگا جی کی بھی استتی ہے
ناد یا باہن اسکے کھٹوانگ

جس کا شہرہ جہاں میں ہے چپ راس

آنا طاہر کا سب ساگر پاس
اور دکھانا وہ اپنا جوگ ابھیاس
جو کہ کرتی ہیں پاپ روگ کا ناس
کال ہے جن کے بس میں مثل حواس

سری گوراجی اور درگا جی

وہ فسانہ عجائب اور غریب
جانِ عالم بنا ہے جب بندر
ملکہ ہے سخنوری کا انہیں
ہیں قصائد بھی دلکش و نادر
ذکر عیش و نشاط گرد اگرد
آگرہ دہلی اور بریلی کیا
اہلِ اقبال و صاحبِ حشمت
اپنا نام اور اپنے آقا کا
لالہ امراؤ سنگھ سا عاقل

سب سے پہلے گنیش جی سپاس

جس سے واقف ہیں سب عوام الناس
اور گرفتار ہے کسی کے پاس
ہر طرح کی جنس ہے ان کے پاس
غزل اور جملہ نظم کی اجناس
نام درد و الم نہ آس نہ پاس
شہرت سب قسمتوں ہے چھپے اس
کارکن آپ ہی تھے اُن کے پاس
خوب روشن کیا برسا الناس
جس کا ثانی نہ تھا جیسے قیاس

قصۂ شاہزادہ گوہر

اُس وزیر نمک حرام کا ذکر
اُسکی تقریر اُسکی فہمائش
چار عنصر رباعیوں سے خجل
نہ انہیں موہ ہے نہ مایا ہے
خندہ پیشانی اور شگفتہ مزاج
جوتی پرشاد رالصاحب تھے
کئے دو لاکھ اُنھوں نے روپیہ خرچ
دہلی والوں کا خاندان جس میں
رشکِ حاتم ہیں رائے رام کرشن

شاہزادی کا آنا اُس کے پاس

لب بیا وہ چلنا دین گلاس
وہ لکھی ہے کہ سن کے گم ہوں حواس
منفعل خمسوں سے ہیں پانچ حواس
نہ انہیں مال و زر کا بیم و ہراس
کبھی دیکھا نہیں کسی نے اُداس
آگرہ میں جو سب رئیسوں کے راس
دیکھے لوگوں کو نقد اور اجناس
ہے ہر اک بحر فیض کا الیاس
فخر دوراں ہیں یا دھی موہن داس

وہ جو ہیں بالکرشن و شیو پرشاد
کارِ خیر آپنے کیئے اکثر
انکے شاگرد بھی ہیں آب استاد
اور تقاریب تعزیت میں بھی
بھائی چھوٹے ہیں انکی چھید الال
منجھلے بھائی کے تین ہیں فرزند
وکسی پنشن میں ہیں وہ عہدہ دار
اپنی اوقات انھوں نے کرکے صرف
ہیں رتن لال تیسرے لڑکے
چھپ چکی یہ کتاب خرچ سے اسکے

انکی صحبت سے رشک لعل ہو نحاس
بخش کر گوہر و زر و الماس
فن ہوسیقی کے مقام شناس
کیا فراد رہوئی طبیع اداس
بڑی معقول مرد نیک اساس
خوش سیر نیک خو خجستہ اساس
کار تعظیم انکو آتا ہی راس
سوانگ چھپوا دیئے بجھا دی پیاس
فصل کشتی کے الہ اقتباس
بہر تاریخ مجھکو تھا وسواس

کرتے ہیں قدر و منزلت انکی
ہوئی انکی بدولت اکثر لوگ
شادیوں میں کیا بہت کچھ خرچ
انکے والد کا نام متر سین
انسے چھوٹے کا نند رام ہی نام
ہیں شیشر دیال سب میں بڑے
کریں اپنے بڑوں کا کیوں نہ ادب
ہیں شمبر دیال پور دوم
رہیں آباد شاد ہوں آباد
کہا شاکر نے دفعتاً گوہر

جانتے ہیں انھیں بھی قدر شناس
اہل زر جو تھے صاحب افلاس
اپنی اور اقربا کے بے وسواس
جنکا بیکنٹھ میں ہوا ہی باس
امتحان مجردی ہیں پاس
عقل کے دائرہ کا خط مماس
چھوٹے بچوں کا بھی انکو پاس
ہوش کی شست فہم کی کمپاس
رنج و غم سے بفضل رب الناس
سوانگ شائع ہی نارائن داس

تاریخ نتیجہ فکر نادر جناب منشی نرائن داس صاحب شاکر بدایونی سلمہ اللہ تعالٰے

سوانگ چوبولوں سے شعلہ کا بہت عمدہ چھپا
شعلہ صاحب اس بدایوں میں عجب ہیں کہ شخص
لاتے ہیں تشریف سب حکام ازراہ کرم
الغرض شاکر نے کی فکر از پئے "تاریخ طبع
مصرعہ تاریخ عیسی نے کہا شاکر سے یوں

داستانیں اور رامائن کی لیلا واہ واہ
سال بھر کے بعد سجواتے ہیں جلسہ سوانگ کا
ضلع کے حاکم کو بھی محو تماشا کر دیا
عیسوی تاریخ کی سن نکلے جس میں برملا
لالہ جی شعلہ کے دم تک ہی "تماشا سوانگ کا

۱۸۶۹۳

چکیدہ قلم پر زور بابو جوگل کشور عرف بابو ہوری لال صاحب نائب تحصیلدار
تحصیل جلال آباد ضلع شاہجہان پور خلف جناب منشی نتا نند صاحب ڈپٹی
کلکٹر مرحوم ضلع بدایون

کیا ہی مخدوم کے چھپے ہیں سوانگ ۔ شاد ہیں جس کو سن کے ہر ہر و بنیک
سنئے تاریخ بھی بطرز جدید ۔ صفر اور ایک اور زمین اور ایک

تاریخ طبعزاد جناب ٹھاکر جگنناتھ سنگھ صاحب ڈپٹی کلکٹر بندوبست ضلع بدایون

سوانگ نے شعلہ کے کیا لطف دکھایا واللہ ۔ اُس کا دل شاد ہی جس نے کہیں سُن پایا ہی
میں نے بیساختہ مصرعہ یہ پڑھا از پی سال ۔ سمبت اُنیس سو پنچاس میں چھپوایا ہی

تاریخ چکیدۂ خامہ عنبر شمامہ جناب منشی دیبی پرشاد صاحب سحرؔ بدایونی سابق سب ڈپٹی انسپکٹر مدارس ضلع بدایوں پنشنر سلمہ اللہ تعالےٰ

چھپی تصنیف شعلہ رام کی ہی جس میں ہر لیلا ۔ نہ دیکھی جس نے ہو اب آکے دیکھے وہ بشر لیلا
بیاں جو کر گئے ہیں والمیک اور تلسی داس اوّل ۔ ہوئی چوپولوں میں ہو اب وہ نراتن کی نر لیلا
مجھے تھی فکر سال طبع اُس دلچسپ ناٹک کی ۔ کہا اے سحرؔ ہاتف نے لکھو کیا خوب تر لیلا

تاریخ من تصنیف مہاراج سری رام جی شاگرد رشید مصنف کتاب ہذا

گرچہ اظہر ہی ہر کی ہر لیلا ۔ ہی ہو باس مشتہر لیلا
فکر ہی سال طبع کی تو لکھ ۔ میرے اُستاد کی کتاب چھپی ۔ دل ہو شاد ایسی دیکھ کر لیلا
سر یرام ایک خوب تر لیلا

١٠ ھ ١٣

نتیجہ فکر طبع زاد جناب منشی شنکر پرشاد صاحب سکنڈ کلرک دفتر شفاخانہ بدایوں

ہوئی مطبوع شعلہ کی کتاب رام لیلا جب ۔ مصنف نے مجھے تاریخ لکھنے کی اجازت دی
ملک نے مصرعہ سن لکھ دیا شاکر یہ ہجری میں ۔ کتاب رام لیلا ہو گئی دلچسپ شعلہ کی

تمت

ملنے کا پتہ

١۔ منیجر شانتی پریس بدایوں
٢۔ لالہ پیارے لال اینڈ سنز بک سیلر بدایوں